Nazir Baitul Mal
Sadr Anjuman Ahmadiyya
QADIAN-143516 (INDIA)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61 / 57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP—3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۲۸
شمارہ ۹

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:۔ جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۶ر تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے تشریف لانے والے ایک انڈونیشین مہمان مکرم ہادی ایمان صاحب کی زبانی مورخہ ۲۶/۲/۷۹ کی اطلاع ملی ہے کہ ـــــ حضور کی طبیعت انفلوئنزا کے سبب علیل ہے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۶ر تبلیغ (فروری)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مع اہل و عیال تا حال ربوہ کے سفر پر ہیں۔ توقع ہے کہ یکم مارچ کو واپس قادیان تشریف لائیں گے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین ٭

یکم ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ　　یکم امان ۱۳۵۸ ہش　　یکم مارچ ۱۹۷۹ء

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسۂ یومِ مصلح موعودؓ کا کامیاب انعقاد

پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

رپورٹ مرتبہ:۔ محمد انعام غوری

قادیان ۲۰ر تبلیغ (فروری)۔ آج یہاں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام سابقہ روایات کے مطابق یومِ مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات میں تعطیل کردی گئی تھی۔ اگرچہ ۱۹ر فروری کو شدید بارش اور ژالہ باری کے نتیجہ میں ۲۰ر فروری کی صبح کو بھی موسم کافی خنک تھا اور برفانی ہوا چل رہی تھی۔ تاہم ساکنین قادیان خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، مرد ہوں یا عورتیں، سب ٹھیک ۹ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں جمع ہو گئے اور یہ جلسہ محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قائم مقام امیر مقامی کی صدارت میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی تلاوتِ قرآنِ مجید سے شروع ہوا۔ بعدہٗ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ مندرجہ اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کا

متن

پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلی تقریر

پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور جلسہ کی غرض و غایت

کے عنوان پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے کی۔ جلسہ کی غرض و غایت کے ضمن میں آپ نے فرمایا، زندہ قومیں اپنے بزرگوں کی سیرت و سوانح اور ان کے کارہائے نمایاں کو یاد رکھتی اور ساتھ کے ساتھ نئی نسل کے ذہن نشین کراتی جاتی ہیں تاکہ ان کے ذہنوں میں بھی یہ باتیں مستحضر رہیں اور ان کی زندگیوں میں مشعلِ راہ کا کام دیں۔

پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کرتے ہوئے آں محترم نے فرمایا، یوں تو تمام انبیاء خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعائیں کرتے رہے۔ اور دعاؤں کے ذریعہ ہی انہوں نے دنیا میں روحانی انقلاب برپا کیا۔ لیکن تین عظیم الشان دعائیں اور ان کے نتائج ناقابلِ فراموش ہیں۔ اور ان کے بغیر دنیا کی تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ ایک دعا تو ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تھی جو رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور میں پوری ہوئی۔ دوسری حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلبۂ اسلام کے ضمن میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے دعا کا ذکر کرنے کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ہوشیارپور میں چالیس روز تک دعاؤں اور چلہ کشی کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو "مصلح موعودؓ" کا عظیم الشان نشانِ رحمت عطا کیا۔ جس کو آپ نے دنیا بھر میں قبل از وقت مشتہر کیا اور پھر پیشگوئی کے مطابق وہ موعود فرزند ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا اور پیشگوئی میں بیان فرمودہ تمام صفات سے متصف ہوا۔

"ہم اُس میں اپنی روح ڈالیں گے خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا"

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائم مقام ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی ہوئی۔ آپ نے پیشگوئی میں بیان فرمودہ مذکورہ دو علامات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ اسلامی تعلیمات اور قرآن مجید کے محاورہ کے مطابق روح ڈالنے سے مراد کلامِ الٰہی سے نوازنا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق اور ایسا عشق تھا کہ آپ کو نہ صرف رؤیائے صالحہ اور کشوفِ صادقہ ہونے لگے بلکہ خدا تعالیٰ کے شیریں و پاکیزہ مکالمہ و مخاطبہ سے بھی مشرف ہوئے۔

فاضل مقرر نے اس کے ثبوت میں جنگِ عظیم۔ احرار کی منظم مخالفت کی ناکامی اور ان کی شکست اور غیر مبائعین وغیرہ کے تعلق میں جو واضح اور غیر مبہم الہامات آپ کو ہوئے یا قبل از وقت رؤیائے صالحہ کے ذریعہ جو اہم خبریں آپ کو دی گئیں ان کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نیز جماعت کی تعلیم و تربیت۔ زبردست مخالفتوں کے دوران جماعت کی کامیاب قیادت۔ قادیان سے ہجرت اور ربوہ کی تعمیر وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ یہ تمام کارہائے نمایاں اس بات کا زبردست ثبوت ہیں کہ ہر آن خدا تعالیٰ کا سایہ حضرت مصلح موعودؓ کے سر پر تھا۔

اس تقریر کے بعد مکرم غلام ہادی صاحب اڑیسوی نے نظم سنائی۔

بعدہٗ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے پیشگوئی کے اس حصہ پر کہ

"تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"

تقریر فرمائی۔ سب سے پہلے موصوف نے انیسویں صدی کے آخر میں دینِ اسلام کی جو حالت تھی اس پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کی صرف تحریر باقی رہ گئی تھی۔ اور دیگر ادیان کی طرف سے اسلام پر چوطرفہ حملے ہو رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے وقت میں احیائے اسلام اور اقامتِ شریعت کا بنیادی اور اہم کام اپنی زندگی میں سرانجام دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس مشن کی تکمیل میں ایک نمایاں پیش رفت کے لئے ایک عظیم الشان فرزند کی بشارت دی۔ موصوف نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا وجود ہی اپنی ذات میں صداقتِ اسلام کا زندہ و تابندہ نشان ہے۔ پھر حضورؓ نے اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ اور اکنافِ عالم میں مبلغین و مبشرین کے ذریعہ اعلائے کلمۂ اسلام کا بندوبست فرما کر اسلام کے شرف کو دنیا پر ظاہر کیا۔ اور قرآن مجید کے متعلق تو خود حضورؓ نے بیان فرمایا کہ کئی علوم میں نے فرشتوں سے سیکھے ہیں۔ چنانچہ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی جلدیں اور دیباچہ تفسیر القرآن، قرآن مجید کے حقائق و معارف کا ایسا خزانہ ہیں

(باقی صفحہ ۱۱ پر دیکھیے)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم امان ۱۳۵۸ ہش

امامِ مہدی کی صداقت کا ایک زبردست نشان!

کسُوف وخسُوف

ہماری دُنیا کا جو نظام شمسی ہے اُس میں خداتعالیٰ کی تقدیر اس طرح کام کر رہی ہے کہ سیاروں کی گردش کے نتیجہ میں ہر سال ہی سُورج اور چاند کو گرہن ہوتا رہتا ہے۔ اسی قانون کے مطابق سنہ ۱۸۹۴ء میں بھی سُورج اور چاند کو گرہن ہوا۔ اور یہی کسوف وخسوف بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان بنا۔ ہماری اس بات پر آپ کو تعجب ہوگا کہ جب سُورج اور چاند کو گرہن لگنا معمول کی بات ہے اور ہر سال ایسا ہوتا رہتا ہے۔ تو ۱۸۹۴ء میں جو سُورج اور چاند کو گرہن لگا وہ امام مہدی کی صداقت کا ثبوت کیونکر بن گیا ـــ! لیکن جب ہم اس کی کسی قدر تفصیل بیان کریں گے تو آپ کے اس تعجب کی کیفیت جاتی رہے گی۔ بلکہ پھر آپ ورطۂ حیرت میں پڑ جائیں گے اس گرہن کے متعلق بتائی گئی پیشگوئی کو سُن کر۔ اور سر دُھنیں گے اُس پیش خبری کو بتانے والے کی عظمت کا تصور کر کے۔

اللہ! اللہ!! کس قدر عظیم اور لاثانی اور خارقِ عادت ہے یہ نشان ـــ! ایسا نشان جس میں انسانی ہاتھوں کے دخل کا شائبہ تک نہیں۔ ایسا نشان جس کے انکار کی مجال نہیں۔ کیا دو اور دو چار نہیں ہوتے؟ ہوتے ہیں نا!؟ یہ تو ایک بدیہی چیز ہے۔ کوئی نظری چیز تو ہے نہیں۔ غور و فکر اور حساب کتاب کی اس میں ضرورت ہی نہیں۔ اِسی طرح کا یہ ایک بدیہی نشان ہے۔ موٹی عقل والے آدمی کے لئے بھی اور زیرک انسان کے لئے بھی ـــ!

تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے کہ آج سے چودہ سو سال قبل قرآن مجید میں آخری زمانے کی یعنی مسیح اور مہدی کے زمانے کی علامات میں سے ایک علامت یہ بتائی گئی کہ:-

"وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ" (القیامہ ع ۱)

یعنی چاند کو گرہن لگے گا اور اس گرہن میں سُورج بھی چاند کے ساتھ شامل ہوگا۔ یعنی اُسے بھی اسی مہینہ میں گرہن لگے گا ـــ اِس نشان کی پُوری تفصیل مخبرِ صادق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ جو حدیث کی کتاب "دارقطنی" میں اہل بیت نبویؐ کے ایک درخشندہ گوہر حضرت امام محمد باقرؒ کی روایت سے یوں درج ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اِنَّ لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاوّل لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ"

(دارقطنی جلد اوّل صفحہ ۱۸۸)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے یہ نشان کسی اور مامور کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینے میں چاند کو اس کی پہلی رات میں گرہن لگے گا۔ (یعنی تیرھویں تاریخ کو کیونکہ چاند کو گرہن لگنے کی تاریخیں ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ ہیں) اور سُورج کو اس کے درمیانی دن میں گرہن لگے گا۔ (یعنی اسی رمضان میں ۲۸ تاریخ کو کیونکہ سُورج کو گرہن لگنے کی تاریخیں ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ مقرر ہیں)

مذکورہ حدیث میں اس نشان کی تفصیل میں چھ امور بیان ہوئے ہیں:-

(۱) چاند کو اس کے گرہن لگنے کی تاریخوں میں سے پہلی رات کو یعنی تیرھویں تاریخ کو گرہن ہوگا۔
(۲) سُورج کو اس کے گرہن لگنے کی تاریخوں میں سے درمیانی دن میں یعنی اٹھائیس کو گرہن ہوگا۔
(۳) سُورج اور چاند دونوں کو ایک ہی مہینے میں گرہن لگے گا۔
(۴) مہینہ بھی وہ ہوگا جس کا نام قمری مہینوں میں "رمضان" ہے۔
(۵) رمضان کے مہینے میں ۱۳ر رمضان کو اور اسی رمضان کی ۲۸ر تاریخ کو سُورج گرہن اُس زمانے میں لگے گا جبکہ "ہمارے مہدی" نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہوگا۔
(۶) اور یہ نشان ایسا ہوگا کہ جب سے دنیا بنی ہے اس قسم کے نشان کی نظیر نہیں پیش کی جاسکے گی۔

مہدی کا دعوے کرنے والے تو بہت ہوں گے لیکن سچے مہدی کے لئے، اُس مہدی کیلئے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت پیار سے "ہمارا مہدی" کہہ کر پکارا ہے۔ اس کی صداقت کے لئے یہ نشان بتایا گیا کہ جب وہ خدا تعالیٰ سے الہام پاکر ماموریت کا دعوے کرے گا۔ جب وہ مسیح اور مہدی ہونے کا اعلان کرے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہوئے یہ اعلان کرے گا کہ میں اُس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی فرزند ہوں، اُس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مسیح اور مہدی ہوں) تو اس وقت سُورج اور چاند کو گرہن لگے گا۔ لیکن معمول کے مطابق نہیں بلکہ ان خصوصیات کے مطابق جو آج سے چودہ سو سال پیشتر بیان کی گئی تھیں۔ یعنی رمضان کا مہینہ ہوگا۔ اور چاند کو ۱۳ر رمضان میں اور سُورج کو ۲۸ر رمضان میں گرہن لگے گا۔ اُس وقت جو شخص امام مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کرے گا اُس کے متعلق یہ یقین کرلینا اے دُنیا والو! کہ وہ "ہمارا مہدی" ہے۔ وہ خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب اور پیارا رُوحانی فرزندِ جلیل ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ۱۸۸۹ء میں مسیحیت و مہدویت کا دعویٰ فرمایا تو مخالفت کا ایک طوفان اُمڈ آیا۔ حتیٰ کہ وہ جو آپؑ کی صداقت و امانت کے قائل اور آپؑ کے پاکیزہ اخلاق و اعلیٰ کردار سے گھائل اور دینِ اسلام کی خدمت و اشاعت کے بے نظیر جذبے کی تعریف میں رطب اللسان تھے وہی سب سے پہلے آپؑ کے دعویٰ کے منکر ہوگئے۔ یعنی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور پھر ہندوستان کے جنوب سے لیکر شمال تک کا دَورہ کر کے فتویٰ تکفیر تیار کیا۔ اور اس پر دو سو علماء کے دستخط ثبت کروا کر ہندوستان بھر میں اس کی اشاعت کردی۔ اور لوگوں نے بھی کہا کہ اگر یہ سچا مہدی ہے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق سُورج اور چاند کو ماہِ رمضان میں معیّنہ تاریخوں میں گرہن لگنا چاہیئے تھا۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کو تسلّی دلائی کہ ذرا حوصلے سے کام لو۔ مخالفت میں جلدی نہ کرو۔ اس میں کیا شک ہے اگر میں سچا مسیح اور مہدی ہوں تو وہ نشان خدا تعالیٰ میرے لئے ضرور ظاہر فرمائے گا۔ پانچ سال تک دُنیا میں آپؑ کے اِس دعویٰ کی تشہیر ہوتی رہی۔ اور مخالفت کرنے والے مخالفت میں بڑھتے چلے گئے۔ اب نشان دکھانا کوئی مدّعی کے اپنے اختیار میں تو نہیں ہوتا کہ جب مطالبہ ہو فوراً نکال کر دکھا دیا جائے۔ نشان دکھانا تو خدائے قادر و توانا کے اختیار میں ہے اور جب اس کی حکمتِ کاملہ تقاضا کرتی ہے اُسی وقت نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ بہرحال پانچ سال تک مخالفوں نے آپ کے ناک میں دَم کر دیا کہ اگر سچے ہو تو دکھاؤ کسوف وخسوف کا نشان۔ چنانچہ پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ اور عیسوی سَن کے مطابق ۱۸۹۴ء میں اور ہجری سَن کے مطابق ۱۳۱۱ھ میں جو رمضان کا مہینہ آیا، اس میں کسوف وخسوف کا وہ عظیم الشان اور بے مثال نشان پُوری شرائط کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اِس رمضان میں انگریزی مہینوں میں سے مارچ اور اپریل کی تاریخیں آئیں۔ چنانچہ ۲۰ر مارچ ۱۸۹۴ء کو چاند گرہن ہوا اور ۶ر اپریل ۱۸۹۴ء کو سُورج گرہن ہوا۔ پھر امریکہ اور مغربی دُنیا کو دکھانے کے لئے یہی نشان ۱۸۹۵ء میں بھی رمضان کے مہینہ میں دکھایا گیا۔ اور مشرق و مغرب میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے نورِ بصارت عطا فرمایا تھا انہوں نے بچشمِ خود اس معجزہ کا مشاہدہ کیا۔ اور جن کو نورِ بصیرت سے نوازا گیا انہوں نے اس سچے مہدی اور مسیح کو قبول کر لیا۔ زیادہ دیر کی بات تو نہیں، ۱۸۹۴ء اور ۱۸۹۵ء میں اپنی آنکھوں سے اس نشان کا مشاہدہ کرنے والے کئی موجود ہوں گے۔ جو آج کی نسل کے سامنے گواہی دے سکتے ہیں۔ ورنہ اخبار آزاد ۴ر دسمبر ۱۸۹۴ء کی اشاعت یا سِول اینڈ ملٹری گزٹ ۶ر دسمبر ۱۸۹۶ء ملاحظہ فرما سکتے ہیں ـــ!

اب ذرا غور کیجئے! یہ کوئی معمولی نشان تو نہ تھا۔ کسی بند کمرے میں تو نہیں دکھایا گیا۔ اور نہ کسی خاص طبقہ کے لئے مخصوص تھا۔ نہ ہی کوئی ایسا باریک عقدہ تھا کہ جس کو اہلِ علم حضرات ہی کھول سکتے ہوں۔ بلکہ یہ ایک ایسا نشان تھا جس کی آج سے دو ہزار سال قبل خبر دی گئی تھی۔ جیسا کہ متیؔ کی انجیل میں لکھا ہے:-

"ان دنوں کی مُصیبت کے بعد سُورج تاریک ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔" (متی باب ۲۴ آیت ۲۹)

اور آج سے چودہ سو سال قبل قرآن مجید میں اس کی خبر دی گئی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک ایک تفصیل کھول کر بیان فرمادی۔ اور جب وہ نشان اپنی پُوری تفصیل اور شرائط کے ساتھ دُنیا کے اُفق پر ظاہر ہوا اور دُنیا کی آنکھوں نے دیکھا تو عوام الناس اور سادہ لوح مخلوق فوراً سمجھ گئی کہ واقعی ایک چمکتا ہوا نشان ہے۔ اور جیسے خبر دی گئی تھی بالکل اسی طرح ظہور میں آیا۔ اور وہ سچے مہدی کو شناخت کر کے آگے بڑھنے کو تھے کہ "علماؤ ھم" نے جن کے ہاتھوں میں ان کی طنابیں تھیں ذرا کھینچ لیں۔ اور پوچھا، ہم سے بغیر پُوچھے کدھر جارہے ہو؟ یہ نشان جس نے تمہیں گھائل کر دیا ہے یہ تو حدیث ہی "ضعیف" ہے۔ یہ حدیث "مرفوع" نہیں ہے۔ حالانکہ یہ حدیث اگر ضعیف ہے تو اس نے پُورا ہوکر اپنا "قوی" ہونا ثابت کر دیا ہے۔ اگر

(باقی دیکھئے صلا پر)

خطبہ جمعہ

اسلام آزادی ضمیر اور آزادی عقیدہ کے متعلق اس قدر حسین تعلیم دیتا ہے کہ وہ دنیا کیلئے ایک نمونہ ہے

خدا تعالیٰ کا جو منصوبہ اس کائنات کے بنانے میں ہے انسانی زندگی میں جبر کا تصور اس کے خلاف ہے

مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر انسان کی زندگی کا بنیادی حق ہے اور اسی غرض کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے

دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کا حصار تمہارے گرد ہمیشہ رہے اور اس کے فرشتے تمہیں بھٹکنے سے ہمیشہ بچائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ ۲۹ فتح ۱۳۵۷ ہش بمطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء بمقام جلسہ گاہ مردانہ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے ہر دو جہان کو جو پیدا کیا تو ایک نقطۂ نگاہ سے یہ

مخلوق دو حصوں میں بٹ جاتی ہے

ایک بڑا حصہ تو وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم اور اس کی منشاء کے مطابق، جو کہا جاتا ہے، وہ کرتا ہے۔ اور دوسرا حصہ وہ ہے کہ جسے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر چاہے تو اپنے خدا کی بات کو مانے اور اگر چاہے تو اپنے رب کی بات ماننے سے انکار کر دے۔ یہ دوسری قسم کی مخلوق انسان ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزادی دی گئی ہے۔

انسان کے علاوہ ہر چیز جو ہے خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کہ وہ کرے، وہ کرتی ہے۔ فرشتوں کے متعلق قرآن کریم میں یہ آیا ہے یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں حکم دیا جاتا ہے اس کے مطابق وہ عمل کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ہے کہ اس تعریف کے لحاظ سے انسان کے علاوہ ہر چیز ہی فرشتہ ہے اس معنی میں کہ جو ان کو کہا جاتا ہے وہ کر رہے ہیں۔ ہواؤں کو حکم ہوتا ہے وہ مان رہی ہیں۔ درختوں کو حکم ہوتا ہے پتے گرا دو (ایک خاص موسم میں) وہ گرا رہے ہیں۔ کھیتوں کو حکم ہوتا ہے کبھی یہ کہ اچھی فصلیں اُگاؤ۔ وہ اچھی فصلیں اُگا دیتے ہیں۔ کبھی خدا کہتا ہے کہ میں اس خطۂ ارض سے ناراض ہوں۔ قحط کے آثار پیدا کر دیتی ہے۔ وہی زمین جو کچھ عرصہ پہلے ان کے لئے کھانے کا سامان پیدا کر رہی ہوتی ہے۔

اسلام دینِ فطرت ہے

اس سے جہاں تک انسان کا تعلق ہے۔ انسانی زندگی میں جبر کا تصور، خدا تعالیٰ کا جو منصوبہ اس کائنات کے بنانے میں ہے اس کے خلاف ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ انسان سے بھی جبراً اپنی بات منواتا تو ایک انسان اور ایک گدھے میں کوئی فرق نہ رہتا۔ یا ایک انسان اور ایک درخت میں یا ایک پتھر میں کوئی فرق نہ رہتا۔ اسلام فطرت انسانی کے عین مطابق ہونے کی وجہ سے اس قدر حسین تعلیم آزادیٔ ضمیر کے متعلق اور آزادی عقیدہ کے متعلق دیتا ہے کہ وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ ہے۔ دنیا میں صرف مذاہب ہی نہیں جو مذہب کے نام پہ جبر کرتے ہیں یا جبر کو روا سمجھتے ہیں بلکہ آزادیٔ ضمیر کے خلاف بہت سارے ایسے فلسفیانہ خیالات بھی ہیں کہ جو جبر کو جائز سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں۔

اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا

اسلام نے جو ایک مثالی نمونہ قائم کیا اوروں کے لئے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے کہا کہ یہ کھو یہ دینِ فطرت — یہ کامل ہدایت کا حامل دین — اسلام — ایک کامل کتاب آگئی۔ اس سے زیادہ انسانی ضروریات کو پورا کرنے والی، اس سے زیادہ انسان پر احسان کرنے والی، اس سے زیادہ انسان کو خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں دکھانے والی دنیا میں اور کوئی تعلیم نہیں۔ صرف اسلام ہی ہے جس نے قرب الٰہی کے سارے کے سارے دروازے انسان پر کھول دیئے ہیں۔ لیکن جہاں تک اسلام کا تعلق ہے ہم، (خدا کہتا ہے) اسلام کے تعلق میں بھی جبر کی تعلیم نہیں دیتے، جبر کو درست نہیں سمجھتے۔ جبر کو بُرا سمجھتے ہیں اور آزادی کا اعلان کرتے آزادی ضمیر اور آزادی عقیدہ کی ضمانت دیتے ہیں۔

اس سلسلہ میں مختلف پہلو ہیں

جو قرآن کریم کی تعلیم ہے، قرآن کریم پر غور کرنے سے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ یونس میں فرماتا ہے:-

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ۝

(آیت: ۱۰۹)

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے کہ تو ان سے کہہ دے کہ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آگیا ہے "الحق"۔ کامل صداقت تمہارے سامنے پیش کر دی گئی ہے، اسلامی تعلیم کی شکل میں، قرآن کریم کی شکل میں۔ پس اب جو کوئی اس کی بتائی ہوئی ہدایت کو اختیار کرے وہ اپنی جان ہی کے فائدہ کے لئے ہدایت کو اختیار کرتا ہے اور جو اس راہ سے بھٹک جائے تو اس کا بھٹکنا بھی اسی کی جان پر ہی ایک وبال ہو گا۔ اور کہہ دے کہ میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں تم نے خود اپنے لئے بھلائی کا سامان پیدا کرنا ہے یا اپنے لئے خدا تعالیٰ کے قہر کا سامان پیدا کرنا ہے۔ یہ میری ذمہ داری نہیں۔ یہ ذمہ داری ہر نفس نے خود اپنی اٹھائی ہے۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ ہدایت کی ہر راہ یعنی ہر وہ راہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کی طرف لے جانے والی ہے اس کی نشاندہی قرآن کریم میں کر دی گئی ہے۔

الحق آگیا

اس پر چلنا — اپنی مرضی سے — یہ بندے کا کام ہے۔ یا اس راہ کو

اختیار نہ کرنے کا فیصلہ کرنا — اپنی مرضی سے — یہ انسان کا اپنا کام ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ کوئی ذمہ داری ہے اور نہ آپؐ اس سلسلہ میں کسی پر کوئی جبر کریں گے۔

سورہ کہف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۝ (آیت: ۳۰)

لوگوں کو کہہ دے کہ یہ سچائی اور صداقت — کامل شکل میں — تیرے ربّ کی طرف سے ہی نازل ہوئی ہے۔ پس جو چاہے اپنی مرضی سے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اپنی مرضی سے اس کا انکار کرے۔ ہاں

یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے

کہ یاد رکھو اگر تم اپنے نفسوں پر ظلم کرو، یاد رکھو تمہاری فطرت کے جو تقاضے ہیں اُن کو پورا نہیں کرو گے اور ان راہوں کو اختیار کرو گے جو تمہاری ترقی کی راہ میں روک بنتی ہیں۔ جو تمہیں تنزّل کی طرف لے جانے والی ہیں اور خدا سے دُور لے جانے والی ہیں تو یقیناً تمہیں خدا کا پیار اور خدا کے پیار کی جنتیں نہیں ملیں گی۔ ایک آگ تیار کی گئی ہے۔ — اس صورت میں — تمہارے لئے جس کی چار دیواری نے تمہیں گھیرا ہوا ہے۔

ان دو آیتوں میں مخاطب کیا گیا ہے اُن لوگوں کو جن کے سامنے اسلام پہلی دفعہ پیش کیا گیا۔ اسلام آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی جو تبلیغ کی تو مخاطب جو تھے وہ غیر مسلم تھے اور اُن غیر مسلموں سے یہ کہا گیا کہ ایک صداقت ہے، ایک ہدایت ہے۔

خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی راہیں ہیں

سارے فطرتی تقاضوں کو پورا کرنے والی ہیں۔ تمہیں خدا کا عبد بنانے والی یہ راہیں ہیں۔ یہ تمہارے سامنے میں رکھ رہا ہوں۔ اس دائرۂ اسلام کے اندر داخل ہونا یہ تمہاری مرضی ہے۔ اگر تم دائرۂ اسلام میں اعتقاداً اور دل کی تصدیق کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے اور اس کے مطابق تم عمل کرو گے تمہارا اپنا فائدہ ہے اور اگر تم ان راہوں کو اختیار نہیں کرو گے اور جو تمہاری بھلائی کی چیز ہے اس پر چلنے کے لئے تیار نہیں ہو گے تو اس کا نقصان تمہیں پہنچے گا۔ کہ جن راہوں کو پھر تم اختیار کرو گے وہ خدا سے دُور لے جانے والی اور خدا کی جہنموں کی طرف پہنچانے والی ہیں۔ ہر شخص کو یہ کہا گیا ہے کہ دائرۂ اسلام میں داخل ہو سکے

سارے دروازے تمہارے لئے کھلے ہیں

اور ان دروازوں پر کوئی دربان نہیں جو تمہیں اندر جانے سے روکے۔ تم نے فیصلہ کرنا ہے اور بے روک ٹوک تم ان کے اندر داخل ہو سکتے ہو اسی طرح کوئی ایسی بیرونی طاقت نہیں جو تمہیں دھکے دے کر یا خنجر دکھا کر یا تمہارے سروں پر تلوار لہرا کر یا رائفلوں کا ڈراوا دے کر یا ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی دھمکی دے کر کہے کہ اس دائرہ کے اندر ہو جاؤ۔ ہم اس کی اجازت نہیں دیتے۔ اگر دائرۂ اسلام میں داخل ہونا چاہو، اسلام قبول کرنا چاہو اور اسلام کی طاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھنا چاہو تو تمہیں کوئی روک نہیں سکتا۔ اور اگر نہ قبول کرنا چاہو اسلام کو، تو تم پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی زبردستی تمہیں مسلمان بنا سکتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے مطابق — ویسے تو غلطی کرنے والے ہزار غلطیاں کر جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں ہمیں ہدایت دی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی طاقت ایسی نہیں جو

زبردستی کسی کو مسلمان بنائے

میں نے پہلے بتایا ہے کہ مقصد خلق ہر دو جہان، یعنی ساری دنیا جو خدا نے پیدا کی اسی خلق کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے اگر انسان کو وہ آزادی نہ دی جائے جو اس میں اور فرشتوں کے درمیان مابہ الامتیاز پیدا کرنے والی ہے اور دوسرے ان آیات سے یہ پتہ لگتا ہے کہ کوئی طاقت ایسی نہیں ہے کہ تم کہو کہ ہم اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اور وہ دروازہ روک کر کھڑی ہو جائے کہ نہیں، میں نے تو تمہیں مسلمان بننے ہی نہیں دینا۔ تم جتنا مرضی کہتے رہو کہ ہم مسلمان ہیں اور پورے اخلاص سے اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے رہو لیکن وہ کہے میں تمہیں دھکے دے کر دائرۂ اسلام سے باہر نکال دوں گا۔ کسی انسان کو خدا تعالیٰ نے (اسلامی تعلیم میں قرآنی شریعت کے اندر) یہ طاقت ہی نہیں دی، یہ اجازت ہی کوئی نہیں دی۔ اس کو خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ بلکہ

ایک نہایت ہی بُرا فعل

جو خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف ہے سمجھا گیا۔ اور ان آیات میں اعلان کیا گیا ہے — کھلے طور پر — کہ جو چاہے اپنی مرضی سے اپنے ایمان کا اعلان کرے اور جو چاہے اپنی مرضی سے یہ اعلان کرے کہ میں نہیں مانتا اسلام کو، میں انکار کرتا ہوں۔ ہر دو لحاظ سے جبر نہیں کیا جا سکتا۔ نہ جبراً کسی غیر مسلم کو مسلمان بنایا جا سکتا ہے نہ جبراً کسی مسلمان کو غیر مسلم بنایا جا سکتا ہے ایک شخص اسلام لے آیا۔ وہ مسلمان بن گیا، اس کے بعد کیا اُس کے لئے دروازے کھلے ہیں کہ اگر چاہے ایمان لانے کے بعد پھر انکار کر دے؟ کیا پھر جبر تو نہیں ہو گا کہ نہیں ایک دفعہ سمجھ گئی حقانیت کی، نور کی جو قرآن کریم میں پایا جاتا ہے، جو صداقت آئی اور حق آیا اُس کو تم نے پہچانا دلائل کے ساتھ، نشان دیکھ کر۔ تو کیا اب باہر جانے کا دروازہ بند ہے یا کھلا ہے؟ قرآن کریم سورہ بقرہ میں یہ کہتا ہے کہ:۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(آیت: ۱۱۰)

اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ بعد اس کے کہ

حق اُن پر خوب کھل چکا ہے

اس حسد کی وجہ سے جو اُن کی اپنی ہی جانوں سے پیدا ہوا ہے چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لے آنے کے بعد تمہیں پھر کافر بنا دیں۔ پس تم اس وقت تک کہ اللہ اپنے حکم کو نازل فرمائے انہیں معاف کرو اور ان سے درگذر کرو۔ اللہ یقیناً ہر ایک امر پر پورا پورا قادر ہے۔

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ جب لوگ مسلمان ہوں گے تو بہت سے زمانوں میں اور بہت سے علاقوں میں یہ واقعہ ہو گا کہ اہل کتاب میں سے ایک گروہ اپنے حسد کی وجہ سے یہ کوشش کرے گا کہ تم دائرۂ اسلام سے باہر آ جاؤ اور باوجود اس کے کہ نور اور صداقت تم پر ظاہر ہو چکی ہے تم ایمان لانے کے بعد اس کا انکار کر دو۔ یہاں یہ نہیں بتایا کہ تمہارا ردّ عمل کیا ہے۔ یعنی تم ان کی خواہش کے مطابق اپنے ایمان کا انکار کر رہے ہو یا نہیں۔ کھلے الفاظ میں یہ نہیں بتایا لیکن جو اگلا حصہ ہے آیت کا وہ یہ بتا رہا ہے کہ وہ زور لگائیں گے، تم نہیں مانو گے، وہ جبر کر رہے ہیں کہ تمہیں اسلام سے باہر لے جائیں مگر تم نے پھر بھی اُن پر

کسی قسم کا جبر نہیں کرنا

بلکہ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا اُنہیں معاف کرو اور اُن سے درگذر کرو۔ اللہ یقیناً ہر ایک امر پر پورا پورا قادر ہے۔ وہ اِن حالات کو بدل دے گا۔ جیسا کہ شروع میں تو یہ حکم تھا کہ اگر وہ تلوار کے زور سے بھی اسلام کو مٹانا چاہیں (جیسا کہ انہوں نے عملاً ایسا چاہا) تو تلوار کے مقابلے میں بھی تلوار نہیں اٹھانی لیکن پھر بعد میں ایک وقت وہ آیا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان ہوا:۔

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ ۀ (الحج آیت : ۴۰)

کہ اب ہم تمہیں ان کا ظلم انتہا کو پہنچ جانے کے بعد اور

آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ عقیدہ

کے تحفظ کے لئے اجازت دیتے ہیں کہ اس وقت تک تلوار کے مقابلے میں تلوار چلاؤ کہ جب تک آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ عقیدہ پھر خدا کی منشاء کے مطابق انسانی زندگی میں قائم اور رائج نہ ہو جائے

سورہ بقرہ کی ایک دوسری آیت ہے اس سے ملتی جلتی مگر اس میں کچھ زائد مضمون بیان ہوا ہے۔ پہلی آیت میں یہ تھا کہ اُن کی خواہش ہے، یہ بات یہ ہے کہ :

وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۚ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ (آیت : ۲۱۸)

اور یہ لوگ' اگر ان کی طاقت میں ہو تو' تم سے لڑتے ہی چلے جائیں تاکہ تمہیں تمہارے دین سے پھرا دیں۔ تو اگر ان میں طاقت ہو تو وہ تلوار کے زور سے تمہیں

اسلام سے جبراً باہر نکالنے کی کوشش

کریں اور تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے تو وہ یاد رکھے کہ ایسے لوگوں کے اعمال اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اکارت جائیں گے اور ایسے لوگ دوزخ کی آگ میں پڑنے والے ہیں۔ یعنی تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے تلوار سے ڈر کر یا مخالفتوں سے گھبرا کر اور اعلان کرے کہ اچھا میں اسلام چھوڑتا ہوں تو مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ تم میں سے وہ شخص جو اپنی مرضی سے یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اسلام چھوڑتا ہوں' یہ ہے مرتد اسلام کی اصطلاح میں۔ اسلام کی اصطلاح میں مرتد وہ نہیں جس کے متعلق کوئی دوسرا کہتا ہے کہ اس نے اسلام چھوڑ دیا۔ اس کا تو ذکر ہی قرآن کریم میں کہیں نہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ جو شخص اپنی مرضی سے یہ اعلان کرے کہ میں دینِ اسلام کو چھوڑتا ہوں (مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ) اور پھر جب (قتل یا صلیب پر لٹکائے جانے کے نتیجہ میں نہیں بلکہ) فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ۔ کفر پر اس کی طبعی موت ہو تو یہ وہ لوگ ہیں حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی

اُن کے اعمال اکارت جائیں گے

اور ایسے لوگ دوزخ کی آگ میں پڑنے والے ہیں۔ یعنی جو شخص اپنی مرضی سے ارتداد کو اختیار کرتا ہے ___ ایمان لانے کے بعد ___ اس کی سزا وہی ہے جو کافر کی یعنی اُس کی جو اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہونے سے انکار کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انسانی ہاتھوں' دنیوی' سیاسی یا تنظیمی کسی سزا کا اس جگہ ذکر نہیں اور نہ کسی اور جگہ ذکر ہے۔

میں نے ساری آیات جہاں ارتداد کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے لے لی ہیں۔ بعض کے تو میں ترجمے صرف سنا دوں گا تاکہ آپ کے ذہن میں یہ مضمون جو ہے وہ پورا آجائے۔ سورہ محمد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِھِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْھُدٰی ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَھُمْ ؕ وَاَمْلٰی لَھُمْ ۝ (آیت : ۲۶)

وہ لوگ جو ہدایت ظاہر ہونے پر پھر گئے۔ شیطان نے ان کا عمل اچھا کر کے انہیں دکھایا اور ان کو جھوٹی امیدیں دلائی ہیں۔

یہاں بھی یہی بتایا

کہ جو شخص' اپنی مرضی سے' کمزوری کی وجہ سے یا بدقسمتی کی وجہ سے' یہ اعلان کرتا ہے (کہ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا) کہ میں ارتداد اختیار کرتا ہوں اور اسلام کو چھوڑتا ہوں' خود اپنی مرضی سے یہ اعلان کرتا ہے اور داخل ہونے کے بعد پھر وہ دائرۂ اسلام سے باہر نکل جاتا ہے حالانکہ وہ اس کو اچھی طرح سے سمجھ چکا تھا' ہدایت اس کے اوپر ظاہر ہو چکی تھی تو الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَھُمْ شیطان نے اُن کو اُن کا عمل اچھا کر کے دکھایا اور اُن کو جھوٹی امیدیں دلائیں۔ جن جھوٹی امیدوں پر بھروسہ کر کے دنیوی لالچ کے لئے انہوں نے ارتداد کو اختیار کیا اور جو شخص شیطان کا کہا مان کر جھوٹی امیدوں پر اپنے اعمال کی بنیاد رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے کسی خیر کی امید نہیں رکھا کرتا۔

سورہ مائدہ میں ہے :۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ ۙ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ۫ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ (آیت : ۵۵)

اے ایماندارو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو

وہ یاد رکھے

کہ اللہ اس کی جگہ جلد ہی ایک ایسی قوم لے آئے گا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے' جو مومنوں پر شفقت کرنے والے ہوں گے اور کافروں کے مقابلہ پر سخت ہوں گے اور کافروں کا اثر قبول کرنے کے لئے کبھی اُن کی طبائع تیار نہیں ہوں گی۔

وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور اپنے نفوس کے خلاف جہاد کرتے ہوئے اپنی فطرت کو خدا تعالیٰ کی منشا کے مطابق اسلامی ہدایت کی روشنی میں ڈھالنے والے ہوں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ صرف خدا تعالیٰ کی خشیت اُن کے دلوں میں ہوگی یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے پسند کرتا ہے یہ فضل اُسے دے دیتا ہے اور اللہ وسعت بخشنے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

پھر سورہ النحل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِہٖٓ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا فَعَلَیْھِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ (آیت : ۱۰۷)

اس آیت سے پہلے یہ مضمون بیان ہوا کہ جو لوگ اللہ کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لئے

دردناک عذاب مقدر ہے

اور پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ بھی اپنے ایمان لانے کے بعد اللہ کا انکار کریں سوائے اُن کے جنہیں کفر پر مجبور کیا گیا ہو۔ لیکن اُن کا دل ایمان پر مطمئن ہو وہ گرفت میں نہ آئیں گے۔ ہاں وہ جنہوں نے اپنا سینہ کفر کے لئے کھول دیا ہو ان پر اللہ کا بڑا غضب نازل ہوگا اور ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔

اس میں ایک تو یہ اعلان کیا گیا کہ مذہب کا تعلق دل وسینہ کے ساتھ ہے کیونکہ کہا گیا وَلٰکِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْکُفْرِ صَدْرًا۔ اور جس چیز کا دل کے ساتھ تعلق ہو دنیوی مادی طاقت اس دل کی کیفیت' دل کے احساس اور جذبہ میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتی۔ عقلاً یہ ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِہٖ۔

ایک شخص ہے وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لایا، اس نے اسلام کی صداقت کے دلائل کو سمجھا اور اللہ تعالیٰ کے نشان دیکھے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

کو قائم کرنے والے، لیکن پھر بھی اُس نے اپنی مرضی سے اعلان کیا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کفر کرتا ہوں اور وہ اُن لوگوں میں سے نہیں ہے کہ جن کے دل اس قسم کے اعلان پر مطمئن نہیں ہوتے بلکہ وہ مجبور کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ اس قسم کا اعلان کریں اور بعض کمزوریوں کے نتیجہ میں وہ اس قسم کا اعلان کرتے اور کمزوری کا اظہار کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا جو شخص ایمان لانے کے بعد اپنی مرضی سے یہ اعلان کرتا ہے کہ اُس نے اللہ کا کفر کیا۔ خدائے واحد و یگانہ کا، اس خدا کا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا اُس کا شرح صدر ہو گیا ہے یعنی اس حالت میں اپنی مرضی سے اعلان کیا کہ اس کا شرح صدر ہے کہ اسلام نعوذ باللہ سچا مذہب نہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ایسے شخص پر جس نے اپنی مرضی سے ایمان لانے کے بعد ارتداد کو اختیار کیا

خدا تعالیٰ کا غضب

نازل ہوگا اور وہ غضب نازل ہوگا عذاب عظیم کی شکل میں۔ اور عذاب عظیم کے متعلق سب جانتے ہیں کہ بعض شکلوں میں اللہ تعالیٰ کی گرفت اس دنیوی زندگی میں بھی آتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کی اصل جزاء اور سزا جو ہے دنیوی اعمال پر، وہ اُخروی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں جزا بھی اور سزا بھی۔

اور سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَاۗؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (آیت: ۸۶ تا ۹۰)

جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کرنا چاہے تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس سے

ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا

اور آخرت میں وہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا جو لوگ ایمان لانے کے بعد پھر منکر ہو گئے ہوں حالانکہ شہادت دے چکے ہوں کہ یہ رسول سچا ہے اور نیز ان کے پاس دلائل بھی آچکے ہوں انہیں اللہ کس طرح ہدایت پر لائے گا، وہ نجات کیسے حاصل کریں گے، خدا کے پیار کو کیسے پائیں گے اور اللہ تو ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں کی اور لوگوں کی، سب ہی کی لعنت ہے۔ وہ اس لعنت میں رہیں گے۔ نہ تو اُن پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں ڈھیل دی جائے گی۔ سوائے ان لوگوں کے جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں، اور اللہ یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ایمان لانے کے بعد اور شہادتیں اور دلائل دیکھنے کے بعد کہ خدا کا رسول صداقت پر ہے اور معجزات دکھائے ہیں اُس نے وحدانیت کو قائم کرنے کے لئے۔ ایسے شخص جو ایمان لانے کے بعد یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم ایمان کو چھوڑتے اور کفر کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے

ورلی یا اُخروی زندگی

میں عذاب ملے گا۔ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۔ سوائے ان لوگوں کے جو اسی دنیا میں تائب ہو جائیں، توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں۔ اگر اس اعلان کے بعد کہ ہم مرتد ہوتے ہیں، ہم اپنی مرضی سے اسلام کو چھوڑتے ہیں۔ کفر کو اختیار کرتے ہیں اگر اُس وقت اس کی سزا (قرآن کریم کی تعلیم میں) قتل کرنا ہوتا تو (اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا) اُن کے پاس توبہ اور اصلاح کا کوئی وقت ہی نہ ہوتا تو اس آیت کے کوئی معنی نہ رہتے۔ یہ آیت بھی بتاتی ہے کہ اُن کو اس زندگی میں مرنے تک یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کریں اور واپس آئیں دائرہ اسلام میں اور اسلام کو قبول کریں اور خدا تعالیٰ سے مغفرت چاہیں جو اگر قبول ہو جائے تو پھر وہ خدا جو (اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) غفور اور رحیم ہے ان کے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا اور ان کو معافی

دے گا۔ اُن پر اپنی رحمتیں نازل کرے گا۔ اور پھر سے اپنی رضا کی جنتوں میں اُن کو داخل کرے گا لیکن اگر کوئی شخص ایمان لانے کے بعد کفر کی راہوں کو اختیار کرے اور توبہ اور اصلاح کا موقع اُسے نہ دیا جائے یعنی اُسے طبعی عمر تک زندہ نہ رہنے دیا جائے بلکہ قتل کر دیا جائے اور یہ موقع چھین لیا جائے کہ وہ اپنی مرضی سے توبہ کرے اور اپنی مرضی سے وہ اصلاح کرے تو

خدا تعالیٰ کی صفت غفور اور رحیم

تو (جس کا یہاں ذکر ہے) اس کے لئے معطّل ہو گئی اور اس سے تو وہ فائدہ نہ اُٹھا سکا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا (نساء: ۱۳۸)

اور جو لوگ ایمان لائے پھر انہوں نے انکار کر دیا، پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا، پھر کفر میں اور بھی بڑھ گئے، اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کر سکتا اور نہ انہیں کوئی نجات کا راستہ دکھا سکتا ہے۔

اس آیت میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہر انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہو۔ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا ہر دروازہ ہر انسان کے لئے کھلا ہے اور اس آیت میں

یہ اعلان بھی کیا گیا ہے

کہ ہر انسان کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کے جتنے دروازے ہیں ان میں سے جس دروازے میں سے چاہے باہر نکل جائے (ثُمَّ كَفَرُوْا) اور اپنے کفر اور ارتداد کا اعلان کر دے۔ تو جس طرح دائرۂ اسلام کے اندر آنے کی راہیں اُس کے لئے کھلی تھیں اسی طرح دائرۂ اسلام سے باہر جانے کے دروازے بھی اُس کے لئے وا ہیں۔ پھر جب وہ باہر چلا گیا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پھر اُس کے لئے ممکن ہے (اسلامی تعلیم میں) کہ توبہ کرے اور واپس اسلام کے اندر آجائے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اٰمَنُوْا۔ ایک شخص ایمان لایا پھر اس نے اعلان کیا کہ میں تو مرتد ہوتا ہوں، اسلام کو چھوڑتا ہوں، کفر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ کچھ عرصہ گزرتا ہے۔ چھ مہینے، سال، دو سال، تین سال۔ اپنی زندگی کے اندر ہی اُس کو خدا تعالیٰ موقع دیتا ہے کہ وہ دوبارہ ایمان لے آئے۔ ثُمَّ اٰمَنُوْا پھر وہ دوبارہ ایمان لاتا ہے اور

دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے

دوبارہ ایمان لانے میں کوئی روک نہیں۔ دروازے اُسی طرح کھلے ہیں دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کیلئے جس طرح پہلے کھلے تھے۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر وہ دائرۂ اسلام کے اندر رہا، سال دو سال، جتنا عرصہ بھی رہا۔ اس کے بعد پھر اُس کی بدبختی آئی اور اس نے کہا کہ میں مرتد ہوتا ہوں۔ دوسری دفعہ، ثُمَّ كَفَرُوْا پھر اُس نے اعلان کیا کہ میں نے خدا تعالیٰ کا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کفر کیا۔ اُس کو اجازت ہے اسلام سے باہر نکلنے کی ــ دوسری دفعہ بھی ــ کوئی روک نہیں۔ اگر وہ چاہے، کیونکہ کوئی جبر نہیں ہے۔ آزادئ ضمیر بھی ہے اور آزادئ عقیدہ بھی ہے پھر وہ کفر کرتا ہے اور پھر اس کو توبہ کی توفیق نہیں ملتی (یعنی) دوبارہ اسلام میں آنے کی۔ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا۔ ایسے لوگ ہیں جو کفر میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ ان لوگوں کی مغفرت نہیں ہوگی۔ اور ان لوگوں کو راہِ نجات نہیں ملے گی۔ اور روحانی کامیابی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اس آیت میں یہ اعلان کیا گیا ہے۔

لیکن وہ شخص جو ایمان لایا جس نے اپنی مرضی سے یہ اعلان کیا کہ میں اسلام کی صداقت کو تسلیم کرتا ہوں، اسلام کا نور مجھ پر واضح ہو گیا اور خدا واقعہ میں واحد و یگانہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ میں خدا کے عبد اور رسول ہیں اور مسلمان کرنے کیلئے یہی ہوتا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور پھر قبل اس کے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہو (یہ بڑی عجیب دُعا ہے خاتمہ بالخیر کی) یعنی اس کی موت ایمان کے اوپر واقع ہو۔ ثُمَّ كَفَرُوْا پھر اُس کی بدقسمتی ایسی ہوئی کہ اُس نے انکار کیا اسلام کا اور جس دروازے سے وہ اسلام میں داخل ہوا تھا اُسی دروازے سے وہ باہر نکل گیا کیونکہ آزادی دی گئی اور خدا تعالیٰ کے غضب نے پیچھے پھر آ گیا اور اس کے اوپر زمانہ گزرتا گیا۔ ہفتوں کے بعد ہفتے، مہینوں کے بعد مہینے، سالوں کے بعد سال، کوئی تعیین تو یہاں نہیں کی گئی۔ اور قبل اس کے کہ اس پہلے کفر کی حالت میں یا کفر سے اگر وہ ایمان لایا تو پھر وہ اس کا دوسرا کفر بن گیا، اس کفر کی حالت میں ثُمَّ كَفَرُوْا میں جس کا ذکر ہے

قبل اس کے کہ اس کفر کی حالت میں اس کی موت واقع ہو جاتی اللہ تعالٰے نے

توبہ کی اسس کو توفیق دی

(ثُمَّ اٰمَنُوْا) پھر وہ اسلام میں داخل ہو گیا جس دروازے سے وہ اسلام میں پہلے داخل ہوا تھا اور جس دروازے سے وہ اسلام سے باہر نکل گیا تھا اس دروازے سے پھر اسلام میں دوسری بار داخل ہو گیا۔ توبہ کر کے۔ آزادی ہے تمہیں، تم توبہ کرو دوسری بار پھر اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ پھر کچھ مہینے یا سال گذرے ایمان پر لیکن پھر اس بدبخت انسان کا خاتمہ بالخیر نہ ہوا ایمان پر یعنی دوسری دفعہ جب وہ ایمان لایا ہے اس ایمان پر اس کا خاتمہ نہیں ہوا، موت نہیں آئی ثُمَّ کَفَرُوْا پھر اس نے اعلان کر دیا کہ میں اسلام کو چھوڑتا ہوں، کوئی روک نہیں۔ جس دروازے سے تم دو دفعہ اسلام کے اندر داخل ہوئے تھے اور مسلمان بنے تھے وہ دروازہ اب بھی کھلا ہے اس پر ایسے آدمی مقرر نہیں کئے خدا تعالٰے نے جو تمہیں کہیں نہیں! نہیں! تم باہر نہیں نکل سکتے۔ باہر نکل جاؤ (ثُمَّ کَفَرُوْا) اس نے اعلان کر دیا میں اسلام سے باہر جاتا ہوں اور پھر اس کو توبہ کی توفیق نہیں ملی اور اپنی

اصلاح کی توفیق نہیں ملی

اور بدبخت انسان کفر کی حالت میں مر گیا اور توبہ کا اس کو موقع نہیں ملا تو جب کفر کی حالت میں موت وارد ہوئی تو مغفرت کیسی؟

وہ ایمان لایا، پھر انکار کیا، پھر اللہ تعالٰے نے اس پر رحم کیا اور اس کے لئے ایسے سامان پیدا کئے کہ وہ دوبارہ ایمان لائے پھر وہ ایمان لایا پھر اس کی بدبختی اس کے آڑے آئی اور اس نے ارتداد کا اعلان کیا اور پھر قبل اس کے کہ اس کو دوسری دفعہ توبہ کی اور اصلاح کی توفیق ملتی، مر گیا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَہُمْ ایسے لوگ جو ہیں جن کا خاتمہ بالخیر نہیں ہوتا بلکہ ان کی موت وارد ہوتی ہے وا ایمان کے بعد کفر اور کفر کے بعد ایمان اور پھر ایمان کے بعد کفر کی حالت پر لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَہُمْ ان کے لئے مغفرت کا کیا سوال ہے یہ اعلان کیا ہے قرآن کریم نے!

پھر سورہ آل عمران میں یہ ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِہِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُہُمْ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الضَّآلُّوْنَ ٥ (آیت ۹۱)

کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد اپنی مرضی سے ارتداد کی راہوں کو اختیار کریں اور کفر کریں

خدائے واحد و یگانہ

اور اللہ کے بزرگ ترین بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا پھر توبہ کی توفیق نہ پائیں اور اپنے کفر میں بڑھتے چلے جائیں اور ان کا خاتمہ بالخیر نہ ہو بلکہ کفر پر ان کی طبعی موت وارد ہو لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُہُمْ ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الضَّآلُّوْنَ وہ گمراہ ہیں۔

اور سورہ آل عمران آیت ۹۲ میں ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَہُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِہِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَہَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّمَا لَہُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ٥

جو چیز آیت ۹۱ میں واضح نہیں تھی اس آیت میں واضح ہو گئی وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہوں کو اختیار کیا وَمَاتُوْا وَہُمْ کُفَّارٌ اور کفر کی حالت میں ان پر موت وارد ہو گئی جو لوگ منکر ہو گئے اور کفر کی حالت میں وہ مر بھی گئے ان میں سے کسی سے زمین بھر کا سونا بھی جسے وہ فدیہ کے طور پر پیش کرے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے دوسری زندگی میں اور وہاں ان کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔

تو یہاں بالکل واضح ہے کہ توبہ کا اور خدا تعالٰے کے رحم کا دروازہ جو ہے وہ اسس زندگی کی توبہ ہے وہ جو قرآن کریم میں آتا ہے کہ جس وقت موت

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر

دیکھ رہی تھی اٰمَنْتُ بِرَبِّ مُوْسٰی یہ میرے الفاظ ہیں۔ قرآن فرماتا ہے:

اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ٥

کہ میں موسیٰ اور اس کی امت کے خدا پر ایمان لایا وہ تو ایمان نہیں، تو یہ نہیں خدا تعالٰے فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَہُمْ کُفَّارٌ۔ جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے، کفر کی حالت میں موت وارد ہو گئی، خاتمہ بالخیر نہیں ہوا۔ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِہِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَہَبًا۔ کتنا ہی بڑا وہ فدیہ دینا چاہیں تب بھی قبول نہیں ہوگا۔ فدیہ تو (عملاً) دے نہیں سکتے خدا تعالٰے نے اس کی اہمیت بتانے کے لئے کہا ہے کہ اگر یہ ساری زمین سونے کی ہوتی اور وہ اس کے مالک بھی ہوتے اور انہیں توفیق بھی ہوتی کہ وہ فدیہ میں اسے دے دیں پھر بھی وہ جہنم کے عذاب سے نہ بچ سکتے

ان آیات سے جو چیزیں بالکل عیاں ہیں وہ یہ ہیں کہ اسلام نے آزادی ضمیر اور آزادی عقیدہ کی ضمانت دی ہے اور بڑے واضح الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے کہ جہاں تک ایمان کا تعلق ہے ہر فرد واحد

خدا تعالٰے کے حضور جوابدہ

ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کہا کہ تم یہ اعلان کر دو کہ میں وکیل نہیں ہوں ذمہ دار نہیں ہوں تمہارا۔ ایمان کی ذمہ داری زید نے بکر کی نہیں اٹھائی بلکہ زید نے اپنے ایمان کی ذمہ داری اٹھائی ہے۔ بکر نے اپنے ایمان کی ذمہ داری اٹھائی ہے اور نہ کسی شخص کو مجبور کر کے مسلمان بنایا جا سکتا ہے اور نہ کسی کو جبرًا اسلام سے خارج کیا جا سکتا ہے۔ نہ کسی کو زبردستی نماز پڑھائی جا سکتی ہے، نہ کسی کو جبرًا نماز سے روکا جا سکتا ہے نہ کسی کو جبرًا خدائے واحد و یگانہ کا ذکر کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے اور نہ کسی کو جبرًا خدا تعالٰے کا ذکر نہ کرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے کہ خدا کا ذکر نہ کرو، اللہ کا نام نہ لو جو قرآن کریم نے دعائیں سکھائی ہیں ان کو نہ کرو

جبر ہے ہی نہیں اسلام میں

اور یہ بات واضح ہے کہ جہاں تک قرآن کریم کا تعلق ہے کسی ایک جگہ، کسی ایک آیت، کسی ایک لفظ میں بھی کوئی دنیوی سیاسی یا انتظامی سزا ارتداد کی ہمیں نظر نہیں آتی لیکن ہماری تاریخ میں بعض ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ ایک ہی شخص ارتداد کا بھی مرتکب ہوا اور مسلمانوں کے قتل کا بھی مرتکب ہوا اور مسلح بغاوت کا بھی مرتکب ہوا تو اب قاتل کو تو قتل کیا جاتا ہے، ساری دنیا کا یہی قانون ہے کہیں کہیں لوگوں نے کوشش کی تھی کہ ایسا نہ ہو مگر کامیاب نہیں ہوئے اور مسلح بغاوت تو کچلی ہی جاتی ہے مادی طاقت کے استعمال کے ساتھ اگر ایسے واقعات ہوں کہ ایک شخص یا ایک گروہ ان تین گناہوں کا مرتکب ہوا ہو یعنی ارتداد کا اور

ارتداد کا مطلب ہے

اپنی مرضی سے انہوں نے یہ اعلان کیا ہو کہ ہم اسلام چھوڑتے ہیں اپنی مرضی سے اپنی تلواریں میان سے نکالی ہوں کہ ہم مسلمانوں کی گردنیں اڑائیں گے اور اپنی مرضی سے نہ کسی کی مجبوری سے انہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا ہو اور تین جرم اکٹھے ہو گئے ایک شخص میں اگر ایسے شخص کو جو تین جرموں کا مرتکب ہوا ہے یہ سزا ملے کہ اس کو قتل کے بدلہ میں قتل اور مسلح بغاوت کی سزا دی جائے کہ اس کے خلاف چڑھائی کر کے تلوار استعمال کی جائے تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ قرآن کریم نے اس لئے ان کو قتل کی سزا دلوائی کہ انہوں نے اپنی مرضی سے انکار کیا تھا اور اسلام سے باہر نکل گئے تھے۔ وہ تو بڑے واضح طور پر مجرم بن گئے تھے قتل کے۔ اور ان کی سزا سوائے قتل کے اور کچھ تھی ہی نہیں، ارتداد کرتے یا نہ کرتے۔ یعنی ایسے لوگ اگر یہ اعلان نہ بھی کرتے کہ ہم اسلام کو چھوڑتے ہیں یعنی ارتداد کرتے لیکن مسلح بغاوت کرتے یا وہ مسلمانوں کو قتل کرتے تو کیا سزا تھی ان کی سوائے اس کے کہ اس کی سزا میں ان کو بھی قتل کیا جاتا اور تو کوئی سزا نہیں تھی اس کی۔ تو اگر یہ جرم نہ ہوتا تب بھی ان کی یہی سزا تھی جب یہ سزا ملی تو یہ ارتداد کی سزا کیسے سمجھی گئی؟

یہ ایک واضح اور مسلمہ حقیقت

ہے کہ قرآن مجید ایک کامل اور مکمل کتاب ہے اس کے اندر کوئی نقص یا خامی نہیں کہ جسے پورا کرنے کے لئے ہمیں کسی تاریخی واقعہ یا کسی ضعیف حدیث کا سہارا لینا پڑے اس واسطے جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے، جماعت احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام تر فرمودات اور ارشادات جو ہیں وہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد ایسا نہیں ہے جو قرآن کریم کے مخالف پڑا ہو اور ضد ہو اس کی، قرآن کریم سے زائد کچھ ہمیں دے رہا ہو یا قرآن کریم کے بعض حصوں میں کمی کر رہا ہو، نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے قرآن کریم پر پورا عمل کر کے

دنیا کے لئے احسن نمونہ

پیش کیا ان پر یہ اتہام لگانا کہ انہوں نے قرآن کریم کے بعض حصوں پر عمل نہیں کیا بلکہ عمل نہ کرنے کی تلقین کی، اس سے بڑا جرم میرے خیال میں تو کوئی ہو نہیں سکتا۔

پس جہاں تک آپ احمدیوں کا تعلق ہے آپ اچھی طرح سمجھ لیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم — عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ — اپنے رب کے عاشق صادق تھے اتنا پیار کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب سے کہ اپنے رب میں فنا ہو گئے اور اسی واسطے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے مظہر اتم تھے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنِ کریم کی عظمت اور جلال

کو جس طرح سمجھتے تھے وہ آپ کی زندگی ہمیں بتا رہی ہے کہ کوئی ایسا حکم نہیں جس پر آپ نے عمل کر کے نہ دکھایا ہو اور کوئی ایسی "نہی" نہیں (یعنی خدا تعالیٰ کا یہ فرمان کہ یہ باتیں نہیں کرنی) کہ جس سے آپ نے اجتناب نہ کیا ہو کامل نمونہ۔ قرآن کریم کے ہر حکم پر عمل کرنے والی ایک مقدس اور پاک اور مطہر ذات۔ اس کے متعلق ہم یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ انہوں نے قرآن کریم کے خلاف کوئی بات ایسی کہہ دی ہو جو قرآن کریم میں ہیں نہ ملی ہو یا اس سے زائد۔ نہ زائد ملتی ہے نہ خلاف ملتی ہے۔ اور قرآن کریم میں آزادی ضمیر اور آزادیٔ عقیدہ کی اتنی حسین تعلیم ہمیں دی گئی ہے کہ جیسا کہ شروع میں میں نے بتایا تھا یہ تعلیم ایک نمونہ ہے دنیا کے دیگر سب مذاہب کے لئے اور ان مفکرین کے لئے جنہوں نے اپنے اپنے ازم (ism) کی بنیاد ڈالی۔

دیکھو انسان یہ ہے۔ مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر اس کی

زندگی کا بنیادی حق

ہے اور اسی غرض کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اگر انسان آزاد نہیں اگر انسانوں کو دوسرے انسانوں نے بھیڑ اور بکری کی طرح دھکیل کر اسلام کے دائرہ کے اندر لے کر آنا ہے تو خدائے واحد و یگانہ کی طرف سے کسی عمل کی کوئی جزاء نہیں کیا تم خدا تعالیٰ کو مجبور کر دو گے کہ جو تم منافقانہ اعمال بعض لوگوں سے کروا رہے ہو وہ انہیں قبول کرے۔ خدا مجبور ہو جائے کہ ان کو اپنے پیار سے نوازنا شروع کر دے یعنی زبردستی کسی کو مسلمان بنا لیا اور یہ اس کو یقین دلایا کہ تیرے دل میں تو اسلام نہیں صرف دکھاوے کی نماز پڑھا کر خدا تجھے جزاء دے گا خدا جو علام الغیوب ہے اسے اس کے نفاق کا پتہ ہی نہیں لگے گا؟ خدا تو کہتا ہے کہ میں تمہارے دلوں کے

پوشیدہ رازوں سے بھی واقف

ہوں اور وہ جاہل ہو گا (نعوذ باللہ) ان باتوں سے۔ اور اگر اس کو پتہ ہو گا وہ جزاء کیسے دے گا ایسے اعمال کی۔ وہ تو ساری ریا ہے، وہ تو منافقانہ ہیں حرکتیں اور اگر کسی ایسے شخص کو جس کے دل میں ایمان ہے اور ایمان پر شرح صدر ہے اور اخلاص ہے اور فدائیت ہے اور معرفت ہے اور عرفانِ صفاتِ باری ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار ہے اور اس پیار سے مجبور ہو کر وہ خدا تعالیٰ کی بات مانتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے تم ساری دنیا کی طاقتیں اکٹھی ہو کر کہو کہ ہم نے تمہیں اسلام سے باہر نکالا اور اب تمہارے ساتھ خدا پیار کا سلوک نہیں کرے گا اور تمہارے اعمال کی احسن جزا نہیں دے گا تو خدا کو تم کیسے مجبور کر سکتے ہو۔ جو لوگ

نیک نیتی اور خلوص

کے ساتھ اس کے حضور کچھ پیش کرنے والے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے رہیں گے۔ دنیا جو مرضی کہتی رہے، جو مرضی سمجھتی رہے اس لئے دعا یہی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کبھی شیطان کو یہ توفیق نہ دے کہ وہ ہمارے دلوں میں کوئی وسوسہ پیدا کر سکے اور کھوٹ پیدا ہو جائے، ہمارے دلوں میں اور ہمارے اخلاص میں اور ہماری عبادات میں ریا اور نفاق کہیں نہ پیدا ہو جائے اگر ہمارے دل خالصۃً خدا تعالیٰ کی محبت میں مگن ہیں اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی معرفت رکھنے والے ہیں اور اگر ہم نماز اس لئے پڑھتے ہیں کہ خدا کہتا ہے کہ نماز پڑھو اور اگر ہم کھانا اس لئے کھاتے ہیں کہ خدا کہتا ہے کہ کھانا کھاؤ۔ اگر ہم اپنی بیویوں سے حسنِ سلوک اس لئے کرتے ہیں کہ خدا کہتا ہے کہ تم نے حسنِ سلوک کرنا ہے — اور محبت سکھلانے کا پہلا مدرسہ ہمارا اپنا گھر ہے (عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ) — ہمارا ہر کام اگر

خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق

چلنے کی شدید خواہش کے نتیجہ میں ہے اور ہر کام سے رکنا ہمارا خدا تعالیٰ کی خشیت کے نتیجہ میں ہے تو ہم نے خدا سے جزاء حاصل کرنی ہے ہم نے انسان کے سامنے آسمانی نعماء کے لئے کشکول نہیں بڑھانا کہ اس میں کچھ ڈال دو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مخلص نیک بندوں میں شامل کرے اور ہمیں ہمیشہ ہی اسی راہ پر گامزن رکھے اور جن لوگوں کا ذکر ان آیات میں آیا ہے کہ ایمان لائے اور ہدایت ان پر ظاہر ہو گئی اور پھر اس کو چھوڑ کر باہر چلے گئے اس گروہ میں ہم میں سے کوئی بھی کبھی شامل نہ ہو۔

ہم اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، ہم مسلمان ہیں ہم نے کبھی ارتداد کا سوچا بھی نہیں۔ ہم اس کو لعنت سمجھتے ہیں کہ ہماری زبان یہ کہے کہ ہم مسلمان نہیں اور ہم نے خدا کو چھوڑ دیا اور نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سچا نہیں سمجھتے۔ وہ صداقت وہ نور جس سے ہم نے اپنی آنکھ کو اور اس دنیا کو منور پایا اس نور سے ہم علیحدہ ہو جائیں اور ظلمات میں بھٹکتے رہیں یہ ہم سے کیسے ممکن ہے۔ مگر انسان کمزور ہے (یہ بھی درست ہے) اور خدا تعالیٰ کے سہارے کے بغیر اور اس کے فضل کے بغیر اس کی رحمتوں کو اور اس کی برکتوں کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کا حصار تمہارے گرد ہمیشہ رہے اور اس کے فرشتے تمہیں بھٹکنے سے ہمیشہ بچائیں اور ہر آن اس کے پیار کو تم حاصل کرو پھر اور کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔

اسی تسلسل میں مورخہ ۱۲ جنوری ۷۹ء کو جو خطبہ حضور انور نے ارشاد فرمایا وہ بدر کی اگلی اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

اخبارِ قادیان

(۱) مکرم قریشی عبد القادر صاحب اعوان درویش اپنی شادی کے سلسلہ میں مورخہ ۲۵/۲/۷۹ کو امروہہ کیلئے روانہ ہو گئے۔ مکرم ذوالفقار احمد صاحب دکاندار بھی برات کے ہمراہ گئے ہوئے ہیں اس سلسلہ میں مورخہ ۲۴/۲/۷۹ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں احباب نے موصوف کی گلپوشی کی اور پھر محترم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی ٭ — مکرم عبد الغفور صاحب ریڈیو میکر کی اہلیہ کو شادی کے ۲۶ سال بعد اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳/۲/۷۹ کو لڑکی عطا فرمائی امرتسر ہسپتال میں میجر اپریشن کے بعد لڑکی تولد ہوئی احباب زچہ بچہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں ٭ — مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی صحت پہلے سے کافی بہتر ہے احباب کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں ٭ — مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کے والد محترم عبد الکریم صاحب اپنے بیٹے سے ملاقات اور زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے پاکستان سے مورخہ ۲۳/۱/۷۹ کو قادیان تشریف لائے ہیں ٭ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ امریکہ و جرمنی زیارت مقامات مقدسہ کے بعد مورخہ ۲۲/۱/۷۹ کو واپس پاکستان تشریف لے گئے ٭ — مکرم مبارک احمد صاحب خان آف فجی مع اہلیہ زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے مورخہ ۲۴/۲/۷۹ کو قادیان تشریف لائے تھے اور اسی روز واپس تشریف لے گئے ٭ — مکرم ہادی ایمان صاحب آف انڈونیشیا اپنے بیٹے کے ہمراہ زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے مورخہ ۲۶/۲/۷۹ کو قادیان تشریف لائے ہیں۔

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے دل کی مریضہ ہیں بعض اوقات طبیعت بہت زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے میری والدہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: ریاض الہدیٰ مونگیری حال مقیم قادیان

نووا سکوشیا (NOVASCOTIA) کینیڈا میں

احمدی مبلغ کا کامیاب دورہ!

رپورٹ مرسلہ مکرم سید محمد شہاب احمد صاحب - کینیڈا

یوں تو کینیڈا میں کئی سال سے احمدی آکر بود و باش اختیار کر رہے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ جماعت کی تنظیم بھی ہو چکی ہے۔ اور مسجد کیلئے زمین خریدنے کی کوشش بھی ہو رہی تھی لیکن اب تک اس ملک میں ہمارے پاس کوئی مرکزی مبلغ نہ تھا بلکہ ہم امریکہ کے مشن کیساتھ منسلک تھے اور دونوں ممالک کا جلسہ بھی امریکہ ہی میں ہوتا تھا۔ اپریل ۱۹۷۷ء وہ مبارک مہینہ تھا جب ہمارے نوجوان مبلغ امام منصور احمد بشیر اس ملک میں پہلے مبلغ اسلام کی حیثیت سے تشریف لائے انکی آمد کے بعد جماعت میں بیداری کی مزید روح جاگ اُٹھی - جماعت کی تنظیم بہتر ہوئی مسجد اور قبرستان کیلئے زمین خریدی گئی [illegible] مسجد بنانے کی کوشش ہو رہی ہے ایک سہ ماہی رسالہ [illegible] کا اجرا ہوا - دو کامیاب جلسے ہوئے اور تبلیغ کا کام شروع ہوا - یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء میں ایک بین الاقوامی سازش کے تحت احمدیت کو مٹانے کی کوشش نہ صرف عوام' مولویوں اور پادریوں نے کی بلکہ اس میں کئی حکومتیں بھی اعلانیہ شامل تھیں لیکن ان سبھوں نے منہ کی کھائی ان چند سالوں (۱۹۷۴ء - ۱۹۷۸ء) میں احمدیت نے پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے ترقی کی جسمیں کینیڈا میں جماعت کی ترقی ایک مثال ہے۔ اور مخالفین کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔

ہماری جماعت کا مرکز ٹورانٹو (Toronto) ہے زیادہ جماعتیں ٹورانٹو اور مغربی کینیڈا میں ہیں امام منصور احمد صاحب بشیر مغربی جماعتوں کا دو دفعہ دورہ کر چکے ہیں - نووا سکوشیا NOVA SCOTIA مشرقی کینیڈا میں ہے اور اس علاقہ میں بہت تھوڑے احمدی ہیں اس لئے امام صاحب کا ابھی تک اس طرف دورہ نہ ہو سکا تھا لیکن اکتوبر ۱۹۷۸ء میں امام منصور صاحب کا ہمارے علاقے میں دورہ کا پروگرام بنا۔

انکی آمد کی خبر سن کر پہلے تو میں اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اضطرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کی کہ یا اللہ تو ایک غریب جماعت کا پیسہ ضائع نہ ہونے دے اور اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے مبلغ کے دورہ کو کامیاب کر - دعا کے علاوہ رعایت اسباب سے کام لینا بھی ضروری تھا اس لئے میں نے ڈگبی (Digby) پر جہاں میں رہتا ہوں اور اس کے اردگرد کے شہروں کے اخبارات اور ریڈیو (Radio) کے نمائندگان سے امام صاحب کا انٹرویو لینے کی گزارش کی نیز کچھ لوگوں کو ذاتی طور پر اُن سے ملنے کی دعوت دی۔ اللہ نے اپنے عاجز بندوں کی دُعا سنی اور امام صاحب کے دورہ کو اس طرح کامیاب کیا کہ ہم لوگ خود دنگ رہ گئے۔

۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو امام منصور احمد صاحب بشیر نووا سکوشا (NOVA SCOTIA) کے دارالخلافہ ہیلی فیکس (HALI FAX) تشریف لائے ہوائی اڈہ پر ہمارے مخلص دوست زبیر احمد نے انکا استقبال کیا - اور دوسرے دن انھیں لے کر ۱۵۰ میل دور کی مسافت طے کر کے انھیں خاکسار کے غریب خانہ پر لائے - ۱۰ اکتوبر سے مبلغ کا کام شروع ہوا اس دن یہی مخلص دوست امام صاحب کو لے کر ڈگبی (Digby) سے ۶۵ میل دور ایک چھوٹے سے شہر یارمتھ (Yarmouth) لے گئے جہاں ریڈیو اسٹیشن Radio station پر انکا انٹرویو Interview ہوا اور ساتھ ہی نشر بھی ہو گیا - پھر اسی دن ڈگبی کے Radio station میں انکا Interview ہوا جسے بعد میں نشر کیا گیا دونوں انٹرویو دس پندرہ منٹ کے تھے - اس طرح اسلام اور احمدیت کی آواز ہزاروں گھروں میں پہنچ گئی - الحمدللہ - پھر اسی دن یہاں کے مقامی ہفتہ وار اخبار Digby Courier نے امام صاحب اور زبیر صاحب کا تفصیلی انٹرویو لیا جو ایک گھنٹہ سے کچھ کم جاری رہا - اس اخبار نے اپنی ۱۹ اکتوبر کی اشاعت میں صفحہ ۳ پر اس خبر کو اس عنوان سے شائع کیا۔

"FIRST ISLAMIC MISSIONARY TO CANADA." کینیڈا میں پہلا مبلغ اسلام

یہ خبر تین کالموں میں پھیلی ہوئی ہے اور ان دونوں صاحبان کی تصویر بھی شائع کی - اس انٹرویو میں امام صاحب نے اسلام و احمدیت کی واضح رنگ میں تشریح کی اور قرآنی شریعت کی فضیلت اور عورتوں کے احکامات وغیرہ کے سلسلہ میں تفصیلی بیان دیا جو اخبار نے بڑی تفصیل سے شائع کیا۔

اسی اخبار نے اس انٹرویو کی خبر قریب کے دو شہروں سے نکلنے والے اخبارات The Spectator اور The Monitor کو بھیج دیا جسے ان اخبارات نے بعینہٖ یا اختصار کے ساتھ شائع کیا' یہاں سے ۳۵ میل دُور مشرق ایک چھوٹے سے شہر برج ٹاؤن Bridgetown سے شائع ہونیوالے ہفتہ وار اخبار The Monitor نے اپنی ۱۸ اکتوبر کی اشاعت میں اس خبر کو اس عنوان سے شائع کیا First Islamic Missionary to canada visits Digby. کینیڈا میں پہلے مبلغ اسلام کی ڈگبی میں آمد۔

یہ خبر اس اخبار کے صفحہ ۲۱ پر شائع ہوئی ہے اور دو کالموں میں پھیلی ہوئی تھی۔

یہاں (Digby) سے ۲۰ میل دُور مشرق میں چھوٹے سے شہر Annapolis Royal سے شائع ہونیوالے ہفتہ وار اخبار The Spectator نے اپنی ۲۵ اکتوبر کی اشاعت میں صفحہ ۱۲ پر دو کالموں میں تصویر کے ساتھ اس خبر کو اس عنوان سے شائع کیا - Missionary visits مبلغ کی آمد

۱۱ اکتوبر (اس دن امام صاحب کے تین انٹرویو ہوئے) کو رات کے وقت امام صاحب کی قیادت میں زبیر احمد صاحب اور خاکسار نے یہاں کے ایک مقامی چرچ میں جاکر کچھ لوگوں کو انفرادی تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔

۱۲ اکتوبر کی صبح کو یارمتھ (Yarmouth) جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے سے ایک فرانسیسی ہفتہ وار اخبار LE COVRRIEV کی نمائندہ ۶۵ میل کی مسافت طے کر کے امام صاحب کا انٹرویو لینے خاکسار کے غریب خانہ پر آئی یہ انٹرویو قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا - اس اخبار نے اس انٹرویو کی خبر اپنی ۹ اکتوبر کی اشاعت میں صفحہ ۱ پر شائع کی یہ خبر [illegible] میں پھیلی ہوئی ہے اور خبر کا عنوان ہے۔ اسلام کا پیغام - امن اور اللہ کی (؟) فرمانبرداری ہے - خبر کے اوپر امام صاحب کی تصویر بھی شائع کی گئی ہے۔

ڈگبی سے پچاس میل مشرق ایک چھوٹے سے شہر مڈلٹن (Middleton) سے شائع ہونیوالے ایک ہفتہ وار اخبار The Mirror سے بھی میں نے امام صاحب کا انٹرویو لینے کے لئے کہا اور اس کی فرمائش پر میں نے ایک Press Release اُسے تحریراً بھیج دیا جس کے دو حصے تھے ایک احمدیت کے متعلق اور دوسرا امام منصور صاحب کی ذات کے متعلق اس اخبار نے اپنی ۱۸ اکتوبر کی اشاعت میں صفحہ ۱۵ پر اس خبر کو اختصار سے شائع کیا جو تین کالموں میں پھیلی ہوئی تھی۔ خبر کا عنوان ہے۔

MISSIONARY TO SPEAK HERE

مبلغ یہاں تقریر کے لئے آرہا ہے۔

الغرض یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان تھا کہ چند دنوں کے اندر احمدیت کا ذکر پانچ اخبارات اور دو Radio station میں کر دیا اور ہزاروں گھروں میں احمدیت کا پیغام پہنچ گیا۔ الحمدللہ۔ یقین کامل ہے کہ جس خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق دنیا کے اس علاقہ میں مسیح پاکؑ کی تعلیم پہنچا دی وہی خدا اس کا اثر بھی پیدا کریگا۔

۱۳ اکتوبر کو جمعہ تھا امام صاحب نے جمعہ پڑھایا اور تربیت کا کام کرتے رہے۔ ۱۴ اکتوبر کو یہاں سے گلیس بے (GLACE BAY) کے لئے روانہ ہوئے اس موقعہ پر زبیر صاحب کا تعاون بہت اچھا تھا جو اپنا کام حرج کر کے مبلغ صاحب کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بالآخر قارئین سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں کہ مشرقی کینیڈا میں ہماری تبلیغی سرگرمیاں جاری رہیں یہاں کی سعید روحوں کو ہدایت عطا کرے۔ آمین۔

دُعائے مغفرت

افسوس محترم الحاج بی۔ ایم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور مورخہ ۱۶ فروری جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو ایک بجے کچھ عرصہ کی علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم مکرم حکیم موسیٰ رضا صاحبؓ صحابی کے تیسرے فرزند تھے اور سلسلہ سے بڑی محبت رکھتے اور جماعت کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے آپ کی محنت اور کوششوں کے نتیجہ میں ہی جماعت کو قبرستان کی جگہ ملی۔ مرحوم کے ہر طبقہ کے معززین سے اچھے تعلقات تھے اور سرکاری افسران سے تو اچھے خاصے تعلقات تھے۔

۱۹۵۶ء سے جماعت احمدیہ بنگلور کے صدر منتخب ہوئے اور آخری لمحہ تک اِس اہم فریضہ کو بڑی حسن و خوبی سے انجام دیا۔ چنانچہ وفات سے چند روز قبل جب بنگلور میں بھارتیہ دھرم سمیلن ہوئی تو باوجود اپنی علالت کے اہم ہدایت اور مشورے دیئے اور جب سمیلن میں تبلیغی کامیابی ہوئی تو خاکسار سے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ تمام بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

رپورٹ ہائے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ جماعت احمدیہ سکندر آباد

سکندر آباد میں جلسہ سیرۃ النبیؐ مورخہ ۱۱/۲۹ کو اللہ دین بلڈنگ میں بعد نماز عصر مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت منایا گیا۔ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس کی تلاوت کلام پاک اور مکرم رشید الدین صاحب پاشا کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد احمد صاحب قاضی جماعت احمدیہ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب۔ مکرم محمد یوسف صاحب آنریری آف عراق بکرم مولوی سید بدر الدین احمد صاحب نے سیرت آنحضرت صلعم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ رشید الدین صاحب پاشا کی نظم کے بعد صدر محترم نے حاضرین سے خطاب کیا۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

خاکسار۔ یوسف احمد الہ دین سیکرٹری تبلیغ۔

۲۔ حیدر آباد

مورخہ ۱۱/۲۹ کو احمدیہ جوبلی ہال میں سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ مکرم محمد شمس الدین صاحب نے تلاوت کلام پاک کی۔ مکرم رشید الدین صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار۔ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب مکرم مولوی بدر الدین صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم عبد القیوم صاحب اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ دوران تقاریر مکرم عبد القیوم صاحب نے نظم پڑھی۔ آخر میں صدر محترم نے تقریر کی۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

[illegible] سیکرٹری تبلیغ

۳۔ کلکتہ

مورخہ ۱۱/۲۹ کو مسجد احمدیہ کلکتہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبیؐ مکرم الحاج میاں محمد حسین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم عبد الجلیل خان صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ۔ مکرم فیروز الدین انور صاحب اور مکرم محمود احمد سلیم صاحب سہگل نے سیرت آنحضرت صلعم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ صدر جلسہ کی اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

اس اجلاس کے بعد انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا الگ الگ تلاوت کلام پاک کا مقابلہ ہوا۔ خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ

۴۔ سونگھڑہ

محلہ محی الدین پور میں مورخہ ۱۱/۲۹ کو جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ مکرم سید لبیق رب العالمین صاحب کی زیر صدارت مکرم سید انوار الدین صاحب نے تلاوت کی مکرم سید نعیم احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم سید مبشر الدین صاحب۔ مکرم سید صفی الباری صاحب [illegible] احمد قائد مجلس۔ مکرم مولوی سید فضل احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور ایک [illegible] ہیڈ ماسٹر نے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں صاحب صدر محترم کے مختصر خطاب کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

خاکسار۔ سید رشید احمد سیکرٹری تبلیغ۔

۵۔ کٹک

مورخہ ۱۱/۲۹ کو احمدیہ دار التبلیغ میں بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ مکرم عبد الصمد صاحب خان کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم روشن احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم نصیر الدین صاحب نے اڑیہ نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم خالد احمد صاحب۔ مکرم سید ظفر الدین احمد صاحب۔ مکرم عبد الباسط خان صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم روشن احمد صاحب نے اڑیہ نظم پڑھی۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر میں مکرم عبد اللہ خان صاحب نے نظم پڑھی اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ شیخ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ

۶۔ بھاگلپور

مورخہ ۱۱/۲۹ کو مسجد احمدیہ بھاگلپور میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ بعد نماز عصر مکرم سید عاشق حسین صاحب کی زیر صدارت مکرم آفتاب عالم صاحب کی تلاوت کے ساتھ منعقد ہوا۔

بعدہٗ عزیزم مبین احمد خان صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد مکرم سید آفتاب عالم صاحب۔ مکرم مصطفےٰ ایوب صاحب سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم احمد رضا خان صاحب اور مکرم ظفر احمد صاحب نے شان رسول عربیؐ کے بارہ میں تقاریر کیں۔ اور آخر میں خاکسار نے تقریر کی بعد دعا جلسہ ختم ہوا

خاکسار۔ عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ

۷۔ شاہجہانپور

مورخہ ۱۱/۲۹ کو احمدیہ ایڈ کو میں بعد نماز عشاء خاکسار کی صدارت میں خاکسار کی تلاوت کے ساتھ اجلاس شروع ہوا۔ عزیز عبد الباسط فضل نے نظم پڑھی۔ عزیزہ نسیم پرویز۔ عزیز محمد زاہد قریشی۔ عزیز محمد رضوان قریشی نے سیرت آنحضرت صلعم کے [illegible] میں تقاریر کیں۔ عزیز [illegible] قریشی نے نظم پڑھی اور ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی نے تقریر کی۔ آخر میں [illegible] کی تقریر کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ عبد الباسط فضل مبلغ سلسلہ

۸۔ اٹاوہ

مورخہ ۱۱/۲۹ کو بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبیؐ مکرم عبد الباری صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد اسلم صاحب کی نظم سے شروع ہوا۔ مکرم مقبول حسین صاحب مکرم ابرار حسین صاحب مکرم محمد فہیم صاحب اور خاکسار نے سیرت آنحضرت صلعم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ ایم عبد المومن مبلغ سلسلہ۔

۹۔ کیرنگ

مورخہ ۱۱/۲۹ کو بعد نماز مغرب جلسہ سیرۃ النبی صلعم مکرم عبد المطلب خان صاحب صدر جماعت کی صدارت میں مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم خالد احمد خان صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔ مکرم شیخ عزیز الدین صاحب مکرم ایجاب الحق خان صاحب مکرم شیخ حلیم الدین صاحب مکرم سیف الرحمٰن صاحب اور صدر محترم نے تقاریر کیں۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

خاکسار۔ انیس الرحمٰن۔ سیکرٹری تعلیم۔

۱۰۔ جموں

مورخہ ۱۱/۲۹ کو بعد نماز مغرب مکرم بابو محمد یوسف صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ مکرم عبد المنان خان صاحب آف بھدرواہ کی تلاوت کے بعد مکرم عبد الحمید صاحب آف سرینگر نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔ خاکسار۔ محمد یوسف انور مبلغ

۱۱۔ لکھنؤ

مورخہ ۱۱/۲۹ کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم مکرم الحاج محمد عبد القیوم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم محمد اشتیاق صاحب نے تلاوت کلام پاک کی اور مکرم محمد مشتاق صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار نے نعت رسول صلعم پڑھی۔ [illegible] تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشفاق نے نظم پڑھی۔ اور صدر محترم نے تقریر کی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ خاکسار [illegible] داؤد احمد بٹ نائب قائد مجلس

۱۲۔ لجنہ اماء اللہ بھاگلپور

مورخہ ۱۱/۲۹ کو لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام جلسہ سیرۃ النبیؐ خاکسارہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد [illegible] یونس صاحبہ۔ شہناز پروین صاحبہ۔ [illegible] صاحبہ اور [illegible] صاحبہ نے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ آخر میں [illegible] کی تقریر کے بعد نصرت یونس صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

خاکسارہ۔ جمیلہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ۔

۱۳۔ تیماپور

مورخہ ۱۱/۲۹ کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم خلیل احمد صاحب عجب شیر نے کی اور نظم مکرم کے شفیق احمد صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد مکرم خواجہ میراں صاحب۔ مکرم عبد العزیز صاحب استاد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب پیش امام مسجد نے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ دوران تقاریر مکرم کے شفیق احمد صاحب نے دو نظمیں پڑھیں۔ آخر میں خاکسار نے صدارتی تقریر کی اور دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار۔ محمود احمد تندرگ صدر جماعت۔

۱۴۔ شورت (کشمیر)

مورخہ ۱۱/۲۹ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم مکرم ماسٹر غلام محمد خان صاحب صدر جماعت کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم ظہور احمد خان صاحب بی اے کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم محمد رمضان صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار ماسٹر محمود احمد خان مکرم ظہور احمد خان صاحب مکرم محمد رمضان صاحب اور صدر جلسہ نے سیرۃ النبی صلعم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

خاکسار۔ ماسٹر محمود احمد خان ایم اے۔

۱۵۔ رشی نگر

مورخہ ۱۱/۲۹ کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی صلعم خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم عبد السلام صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم حبیب اللہ صاحب گنائی نے نظم پڑھی۔ مکرم عبد الحی صاحب گنائی۔ مکرم عبد السبحان صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے نبی کریم صلعم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

نوٹ:۔ مذکورہ جماعتوں کے علاوہ مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے بھی جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلعم کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ عدم گنجائش کی وجہ سے انکی اشاعت سے معذورت کرتے ہوئے انکے نام دئیے جارہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی مساعی میں برکت ڈالے۔ ایڈیٹر بدر

صابو نگر۔ لجنہ اماء اللہ راٹھ پلی۔ ماندوجھو۔ واناگوڑہ۔ جمشید پور۔ موسیٰ بنی مائنز۔

قادیان میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا کامیاب انعقاد - بقیہ صفحہ اوّل

جو کلام اللہ کے مرتبہ اور عظمتِ شان کو دنیا پر ظاہر کر رہا ہے

اس تقریر کے بعد عزیز محبوب احمد صاحب امروہی نے حضرت فضلِ عمرؓ کی مدح میں ایک احمدی شاعر کی نظم خوش الحانی سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر ہمارے ایک معزز مہمان مکرم مولوی مسعود احمد صاحب شاہد جہلمی سابق مبلغ جرمنی و امریکہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

"وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"

موصوف نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیشگوئی کے اس حصہ کو پورا ہوتے دیکھنے والا میں عینی شاہد ہوں۔ آپ نے بتایا کہ مجھے جرمنی میں اور پھر نیویارک (امریکہ) میں تبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور پھر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ کے ساتھ مشرقِ بعید کے دورہ میں چین وغیرہ جانے کا بھی موقعہ ملا ہے۔ دنیا کے جن جن کونے تک مبشرین و مبلغین کے ذریعہ اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچا ساتھ ہی حضرت مصلح موعود کا کام اور شہرت بھی وہاں پہنچی۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کے لئے سلامتی و رحمت کی دعائیں مانگنے والے پیدا ہو گئے۔

موصوف نے جرمنی میں جرمن باشندوں کے قبولِ اسلام اور ان کے اندر پاکیزہ روحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے خاص طور پر جناب محمد عبد الہادی صاحب کیوسی مرحوم اور محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش کا ذکر کرتے ہوئے ان کے ایمان و اخلاص اور روحانی ترقی کا ذکر کیا اسی طرح امریکہ میں بھی تبلیغی سرگرمیوں اور وہاں کی جماعت کے مخلصین کے ایمان واخلاص کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بعض ایسے مخلص ہیں جنہوں نے اپنے مکان کو رہن رکھ کر مسجد اور جماعتی اغراض کے لئے کئی کئی ایکڑ زمین خرید کر ہبہ کی ہے۔

آخر میں صدرِ جلسہ محترم ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام امیر مقامی نے اپنی

صدارتی تقریر

میں فرمایا کہ آپ نے مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی سے بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کے ایمان افروز کوائف سنے ہیں۔ نوجوان نسل کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مصلح موعودؓ جب مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے تو خزانے میں چند آنے تھے۔ اور غیر مبائعین قادیان سے جاتے وقت یہ کہہ گئے تھے کہ اب جلد ہی یہاں عیسائیوں کا غلبہ ہو جائے گا۔ ایسے زمانے میں حضرت مصلح موعودؓ نے اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام کا کام شروع کیا۔ اور آج جماعت احمدیہ نے جو بین الاقوامی شہرت و ترقی حاصل کی ہے وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں۔

پھر آں محترم نے تربیتِ اولاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور غلبۂ اسلام اور جماعت کی حفاظت اور بیماروں کی شفایابی کیلئے دعا کی تحریک کرنے کے بعد حاضرین سمیت اجتماعی دعا فرمائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ قریباً بارہ بجے دوپہر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

موسم کی خرابی کے باعث کھیل کود کا کوئی باقاعدہ پروگرام نہیں ہو سکا۔ تاہم اس روز سہ پہر کو احمدیہ فٹ بال ٹیم نے یوم مصلح موعودؓ کی خوشی میں ایک میچ کھیلا۔ لجنہ اماء اللہ کے زیرِ اہتمام بھی جلسہ اور کھیلوں وغیرہ کا پروگرام ہونا تھا جو خرابیٔ موسم کے باعث ۲۰ فروری کو نہ ہو سکا البتہ ۲۲ فروری کو انہوں نے جلسہ بھی منعقد کیا اور بچوں کی کھیلیں بھی کروائی گئیں ٭

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کلکتہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اور ان کے چھوٹے بھائی چوہدری منیر احمد صاحب کی بھی طبیعت علیل رہتی ہے۔ اور فیکٹری بند ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ اور کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ان کے بچوں نے امتحانات دیئے ہوئے ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے اور نیک صالح خادم دین ہونے کے لئے نیز اہلِ خانہ کی کامل صحت و سلامتی اور روحانی جسمانی ترقیات کے لئے جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ان کے گھر والوں نے مبلغ دس روپے اعانتِ بدر اور مبلغ دس روپے صدقہ کی مد میں جمع کرائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء ٭

خاکسار: سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

کسوف وخسوف - بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اصول کے لحاظ سے مرفوع نہیں تو یہ خبر پوری شان کے ساتھ ظاہر ہو کر اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ اس حدیث کا ایک ایک لفظ مخبرِ صادق حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔

بعض "علماء" نے تو یہ کہہ کر بالکل ہی عقل سے پیدل ہونے کا ثبوت دیا کہ چاند کو گرہن لگنے کی تاریخ تو رمضان کی پہلی تاریخ بتائی گئی تھی۔ اور یہ گرہن تو ۱۳ رمضان کو ہوا۔ اب ان سے کوئی پوچھے کہ کہیں پہلی دوسری اور تیسری رات کے چاند کو بھی گرہن لگا کرتا ہے اس پر تو قمر کا لفظ اطلاق ہی نہیں پاتا۔ پہلی دوسری اور تیسری رات کے چاند کو تو عربی میں ہلال کہتے ہیں۔ اور جب چاند مکمل ہو جاتا ہے تو پھر قمر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اور اسی کو گرہن لگتا ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی بشارات کے مطابق وہ امام مہدی علیہ السلام اپنے وقت پر آ گئے اور آپ کی صداقت میں بے شمار نشان اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دکھائے جس میں سے ایک چمکتا ہوا نشان کسوف اور خسوف تھا۔ پھر بھی نہ جانے لوگ اب تک کونسے مسیح اور مہدی کے انتظار میں عبث اپنے اوقاتِ عزیز کو ضائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہی ان کی آنکھیں کھولے اور اپنے فضل سے صداقت ان پر آشکار فرمائے ؎

یارو! جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
(مسیح موعودؑ)

محمد انعام غوری

درخواستِ دعا

عزیزم مکرم سید ابو الفیض ناصر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ابن مکرم سید کریم بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ سرونباگاؤں اکونٹنٹ جنرل آفس میں ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوئے ہیں الحمد للہ۔ اس خوشی میں عزیز موصوف نے اپنی نصف تنخواہ شکرانہ فنڈ میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے بلکہ اپنے وعدہ کا کثیر حصہ ادا بھی کر دیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقیات سے نوازے آمین۔ (محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد - قادیان) ٭

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پریسڈ سول اور ربڑ شیٹ
کے سینڈل، زنانہ ومردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
ورائٹی
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار - کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید وفروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004.
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ، فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

۱ - مقام اشاعت ——— قادیان۔
۲ - وقفۂ اشاعت ——— ہفتہ وار
۳-۴ - پرنٹر و پبلشر ——— (ملک) صلاح الدین۔
قومیت ——— ہندوستانی۔
پتہ ——— محلہ احمدیہ۔ قادیان
۵ - ایڈیٹر کا نام ——— محمد حفیظ بقاپوری
قومیت ——— ہندوستانی
پتہ ——— محلہ احمدیہ۔ قادیان
۶ - اخبار بدر کے مالک ''فرد'' یا ادارہ کا نام ——— صدر انجمن احمدیہ قادیان

مَیں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے صحیح ہیں ؂

(ملک) صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر قادیان
۲۸-۲-۱۹۷۹

احمدیہ مسلم کانفرنس رانچی (بہار)

مورخہ ۱۴-۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوگی!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال دوسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس رانچی میں ہونا قرار پائی ہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ کانفرنس مورخہ ۱۴-۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوگی۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان کرام و احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے اس کانفرنس کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور احباب جماعت کے لئے بہت زیادہ بابرکت بنائے اور سعید رُوحوں پر حقیقت آشکار ہوجائے۔ آمین۔

صُوبہ بہار کی جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس بارہ میں مجوزہ فنڈ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں تاکہ تیاری میں سہولت ہو۔

ترسیلِ زر کے لئے پتہ یہ ہے:-

سیّد اعجاز احمد صاحب۔ "آشیانہ"
ڈاکٹر فتح اللہ روڈ۔ رانچی (بہار)

خاکسار

عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ احمدیہ مسلم مشن تاتارپور روڈ بھاگلپور ۲

درخواستِ دُعا

میری چھوٹی لڑکی نعیمہ اختر امسال ماہ اپریل کے آخری ہفتہ میں ایم۔اے فائینل کا امتحان دینے والی ہے۔ اسی طرح میرا چھوٹا لڑکا محمد عبداللہ آٹھویں کا امتحان دے رہا ہے۔ مَیں تمام احباب جماعت سے ان ہر دو بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اور تمام مشکلات کے ازالہ اور دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہوں ؂

خاکسار: کبریٰ بیگم نگران ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد

صدسالہ جوبلی فنڈ کے شاندار نتائج اور مالی قربانیاں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اپنے بصیرت افروز خطاب میں جوبلی فنڈ کی برکات کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اس کا ملخص احباب جماعت کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے۔

فرمایا: صدسالہ جوبلی فنڈ کا اعلان ۱۹۷۳ء میں ہوا۔ اس کے کچھ کام اگلی صدی کے آنے سے قبل ہونے والے تھے۔ مثلاً سب جگہ مشن بنانے وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے اس منصوبہ میں بڑی برکت ڈالی ہے۔ سب سے پہلی برکت کا یہ موقعہ دیا کہ سویڈن میں مسجد تعمیر ہوئی۔ یہ نہایت شاندار اور خوبصورت مسجد ہے وہ۔ وہاں سے خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو رہا ہے۔

(۲) دوسرے اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق پائی کہ لندن میں DELIVERANCE OF JESUS FROM THE CROSS, کے موضوع پر کانفرنس ہوئی۔ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اس کے وُہ نتائج نکلیں گے جو نکلے۔ اس کانفرنس کے جو نتائج ابھی تک نکلے ہیں وہ بڑے شاندار ہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ صدسالہ منصوبہ کو خدا تعالیٰ نے بڑی برکت عطا کی ہے۔

ایک عیسائی اخبار نے لکھا ہے کہ: "کانفرنس ہوگئی اور انگلستان پر جو عیسائی ملک تھا اسلام کی زبردست یلغار ہوگئی ہے۔ اور چرچ خاموش بیٹھا ہے"

حضور نے فرمایا کہ: یہ ایک بہت بڑا کام ہے جس کے کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی ہے۔ اور عیسائی دُنیا کو پکڑ کر جھنجھوڑا ہے۔

(۳) اور جو کام کرنے والے ہیں وہ بڑے عظیم ہیں۔ اور وہ بڑی محنت چاہتے ہیں۔ اور بڑی قربانی چاہتے ہیں۔ آنے والی نسلوں کی بڑی تربیت چاہتے ہیں۔ پیشگوئیوں کے مطابق جو جنگ نُور کی ظلمات سے آخری جنگ قرار دی گئی تھی وہ گھمسان کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ اور اس کے وسط میں اس وقت ہم اپنے آپ کو کھڑے پاتے ہیں۔ پس یہ بے فکری اور بے پرواہی کا زمانہ نہیں.......... ہمیں اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا چاہیئے جب تک کہ ہم ظلمات کی یلغار کو جیسا کہ پیشگوئی کی گئی ہے اور بشارت دی گئی ہے اس دُنیا سے ہمیشہ کے لئے شکست نہ دے دیں.......... اس کے لئے ہمارے جسموں اور ہماری رُوحوں نے قربانیاں دینی ہیں۔

(مفصّل خطاب بدر ۲۲ فروری ۱۹۷۹ء میں ملاحظہ فرمادیں)

پس جملہ مخلصین جماعت جنہوں نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے غلبۂ اسلام کے اس عظیم الشان منصوبہ میں حصہ لیا ہے اپنے وعدہ جات کو مقررہ سالانہ اقساط کے مطابق ادا کرنے کی کوشش فرمادیں۔ اور اپنی مالی قربانی کے معیار کو اس منصوبہ کے شایانِ شان بناتے ہوئے اپنے وعدہ جات میں اضافہ کریں۔ بقایا دار احباب اپنے ذمہ بقایا جات جلد از جلد ادا کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آپ کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی خیر و برکت عطا کرے۔ آمین ؂

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دُعا

امسال شاہجہان پور یو۔پی میں ہونے والی اُتر پردیش صُوبائی کانفرنس کی نمایاں کامیابی اور اعلیٰ نتائج کے لئے تمام بزرگانِ سلسلہ۔ درویشانِ کرام اور احباب جماعت سے دُعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: ڈاکٹر محمد عابد قریشی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شاہجہان پور۔

نوٹ:- مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اعانتِ بدر میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ ؂